02282
1/0

دار الافتاء
فتوی نمبر 1/۱۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری بہو مسماۃ آسماء پروین بنت ظہور عالم سکنہ علی اکبر شاہ گوٹھ ابراہیم حیدری جسکی شادی ہمارا بیٹا عبداللہ ولد امجد حسین گلی بانس والی سیکٹر اللہ آبادی کالونی سے مؤرخہ ۱۸/دسمبر/۲۰۱۵ کو بعوض حق مہر سوا دو تولہ سونا کے مہر معجل کے سرانجام پائی تھی، شادی کے کچھ ہی عرصہ بعد سے ہماری بہو ہمارے ہی گھر سے بدون اجازت خاوند کے اور ہماری لاعلمی میں میکے چلی گئی تھی یوں تقریباً چار مرتبہ نصف رات کو اکیلی چلی گئی تھی اور اکیلی آئی تھی، اب کی بار جاتے ہوئے دو ماہ سے زائد عرصہ ہوا کہ وہ آنے کا نام بھی نہیں لے رہی ہے، اس طرح اسکا تنہائی میں گھر سے بدون اجازت خاوند کے چلی جانے اور تنہائی میں واپس آنے سے نکاح پر کیا اثر ہوگا؟ جبکہ گھر میں یعنی ہمارے گھر میں قیام کے دوران کبھی کہتی ہے کہ میں خودکشی کرلونگی، کبھی کہتی ہے کہ بجلی میں ہاتھ لگا کر جان دیدونگی اسکی اسی حرکات سے معلوم ہوا کہ وہ زندگی نبھانے کو نہیں آئی بلکہ ہمیں اور ہمارا بیٹا کو برباد کرنے کو آئی ہے۔

مذکورہ تفصیل کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں :

(۱) بیوی کا بلا اجازتِ شوہر اپنے میکے چلی جانے سے نکاح پر کیا اثر پڑیگا؟ آیا وہ خارج از نکاح ہوگئی ہے یا نہیں؟

(۲) مہر کا حقدار کون ہوگا؟ مذکورہ حرکات کی وجہ سے بیوی سے مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) نیز آسماء پروین (ہماری بہو) نے قتل کا کیس کیا اور کالا جادو ٹونا بھی کیا اور تھانہ جاکر از خود رپورٹ بھی درج کروائی، اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) مذکورہ لڑکی الگ مکان کا مطالبہ کررہی ہے کہ میں اپنے ساس و سسر کے ساتھ نہیں رہوں گی، مجھے الگ گھر میں رکھو۔ آیا اس کا یہ مطالبہ شرعاً درست ہے؟

(۵) اس کا کہنا ہے (اپنے شوہر سے) کہ میں تمہارے والدین کی خدمت نہیں کرسکتی۔ کیا بہو پر اپنی ساس و سسر کی خدمت واجب نہیں؟

(۶) شادی کے موقع پر میرے بیٹے کو اس کے سسر نے بطور تحفہ ایک موٹر سائیکل دی تھی، اب وہ واپس مانگ رہے ہیں کیا ان کا یہ واپس مانگنا شرعاً جائز ہے؟

سائل: امجد حسین ولد علی احمد، سکنہ مکان نمبر ۹۹ سیکٹر 8/b

امجد حسین

(۶)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ تفصیل اگر درست اور واقعہ کے مطابق ہے تو صورتِ مسئولہ میں آپ کی بہو کا مذکورہ طرزِ عمل شرعاً جائز نہیں، کیونکہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر بار بار میکے جانا اور اس کی مرضی کے بغیر وہاں رک جانا درست نہیں،اس سے وہ گنہگار ہو رہی ہے،اس پر لازم ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر بار بار میکے جانے اور وہاں طویل عرصہ قیام سے اجتناب کرے،شوہر کے پاس واپس آئے اور شوہر کے حقوق ادا کرے،تاہم اگر اس کے شوہر نے اسے کوئی طلاق نہیں دی ہے تو صرف بلا اجازتِ شوہر بیوی کا اپنے میکے جانے،وہاں رکنے سے نکاح میں کوئی خلل نہیں آیا،اور دونوں کا نکاح بدستور باقی ہے،اور اگر بیوی کو اپنے شوہر یا سسرال والوں سے کوئی نااتفاقی ہے تو اس کے لئے خاندان کے بڑوں یا مستند عالم سے مشورہ کرنا چاہیئے،اور افہام و تفہیم کے ذریعہ آپس کے معاملات کو طے کرنا چاہیئے،نیز شوہر اور اسکے والدین کو بیوی کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔

كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال (9/ 88)

"اثنان لا تجاوز صلاتهما رؤوسهما: عبد أبق من مواليه حتى يرجع، وامرأة عصت زوجها حتى ترجع" . "ك عن ابن عمر" 3

الموسوعة الفقهية الكويتية – (ج 40 / ص 287)

فأما النشوز في النكاح فهو أن تمنع نفسها من الزوج بغير حق خارجة من منزله ، بأن خرجت بغير إذنه وغابت أو سافرت

(۲)۔۔۔صورت مسئولہ میں بیوی پورے مہر کی حقدار ہے،مذکورہ حرکات کی وجہ سے شرعاً اس سے مہر واپس نہیں لیا جاسکتا۔

والمهر يتأكد بأحد معان ثلاثة الدخول والخلوة الصحيحة وموت أحد الزوجين سواء كان مسمى أو مهر المثل حتى لا يسقط منه شيء بعد ذلك إلا بالإبراء من صاحب الحق كذا في البدائع

الدر المختار (3 / 102)

ويتأكد (عند وطء أو خلوة صحت) من الزوج (أو موت أحدهما)

وفي الشامية تحته:

وإذا تأكد المهر بما ذكر لا يسقط بعد ذلك،......... لأن البدل بعد تأكده لا يحتمل السقوط إلا بالإبراء كالثمن

(۳)۔۔۔اگر واقعۃً اسماء پروین نے تھانے میں قتل کا جھوٹا کیس دائر کیا ہے اور جادو ٹونا کیا ہے تو اس کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہوئی ہے،لہٰذا اس پر اس جھوٹے کیس کو واپس لینا ضروری ہے،اور اپنی حرکات پر دل سے نادم ہو کر سچی توبہ کرے اور آئندہ ایسا کرنے سے مکمل اجتناب کرے۔

حدثنا عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال * ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ثلاثا الإشراك بالله وعقوق الوالدين وشهادة الزور أو قول الزور وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئا فجلس فما زال يكررها حتى قلنا ليته سكت

(۴)۔۔۔شوہر کے ذمہ بیوی کے لئے الگ رہائش کی تفصیل یہ ہے کہ:

Scanned by CamScanner

(الف) اگر شوہر اور بیوی مالدار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں تو ایسی صورت میں دوسرے رشتہ داروں سے الگ مستقل گھر فراہم کرنا بیوی کا حق ہے لیکن اگر وہ اس سے کم پر راضی ہو جائے تو اسے اختیار ہے۔

(ب) اگر شوہر اور بیوی متوسط خاندان سے تعلق رکھتے ہیں تو الگ گھر کا بندوبست کرنا شوہر کے ذمے لازم نہیں، بلکہ اگر شوہر مشترکہ گھر میں ایک ایسا کمرہ بیوی کو فراہم کر دے جس میں رہائشی سہولتیں موجود ہوں اور اس کے ساتھ الگ باورچی خانہ اور بیت الخلاء ہو، اور اس میں شوہر کے والدین اور دیگر گھر والوں کا کوئی عمل دخل نہ ہو تو اس سے بھی بیوی کا حق ادا ہو جائے گا۔

(ج) اور اگر شوہر اور بیوی کا تعلق غریب خاندان سے ہے تو رہائش کی تفصیل متوسط خاندان والی ہی ہوگی البتہ اس میں صرف سہولتوں والا الگ کمرہ ہونا ضروری ہے، باورچی خانہ اور بیت الخلاء اگر مشترک بھی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے (ماخذہ التبویب ۱۵/۳۹)

دار الافتاء

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 600)

(قوله بقدر حالهما) أي في اليسار والإعسار، فليس مسكن الأغنياء كمسكن الفقراء كما في البحر؛ لكن إذا كان أحدهما غنيا والآخر فقيرا، فقد مر أنه يجب لها في الطعام والكسوة الوسط، ويخاطب بقدر وسعه والباقي دين عليه إلى الميسرة، فانظر هل يتأتى ذلك هنا (قوله وبيت منفرد) أي ما يبات فيه؛ وهو محل منفرد معين قهستاني. والظاهر أن المراد بالمنفرد ما كان مختصا بها ليس فيه ما يشاركها به أحد من أهل الدار (قوله له غلق) بالتحريك: ما يغلق ويفتح بالمفتاح قهستاني.

(قوله زاد في الاختيار والعيني) ومثله في الزيلعي، وأقره في الفتح بعدما نقل عن القاضي الإمام أنه إذا كان له غلق يخصه وكان الخلاء مشتركا ليس لها أن تطالبه بمسكن آخر (قوله ومفاده لزوم كنيف ومطبخ) أي بيت الخلاء وموضع الطبخ بأن يكونا داخل البيت أو في الدار لا يشاركها فيهما أحد من أهل الدار. قلت: وينبغي أن يكون هذا في غير الفقراء الذين يسكنون في الربوع والأحواش بحيث يكون لكل واحد بيت يخصه وبعض المرافق مشتركة كالخلاء والتنور وبئر الماء ويأتي تمامه قريبا (قوله لحصول المقصود) هو أنها على متاعها؛ وعدم ما يمنعها من المعاشرة مع زوجها والاستمتاع (قوله وفي البحر عن الخانية إلخ) عبارة الخانية: فإن كانت دار فيها بيوت وأعطى لها بيتا يغلق ويفتح لم يكن لها أن تطلب بيتا آخر إذا لم يكن ثمة أحد من أحماء الزوج يؤذيها. اهـ.

الفتاوى الهندية - (1 / 556)

امرأة أبت أن تسكن مع ضرتها أو مع أحمائها كأمه وغيرها فإن كان في الدار بيوت فرغ لها بيتا وجعل لبيتها غلقا على حدة ليس لها أن تطلب من الزوج بيتا آخر فإن لم يكن فيها إلا بيت واحد فلها ذلك وإن قالت لا أسكن مع أمتك ليس لها ذلك

(۵)۔۔۔واضح رہے کہ بہو پر ساس، سسر کی خدمت کرنا شرعاً لازم نہیں، بلکہ اولاد پر والدین کی خدمت لازم ہے، لہذا بہو پر ساس، سسر کی خدمت کیلئے جبر نہیں کیا جا سکتا، البتہ اخلاقی طور پر بہو کو چاہیئے کہ ساس، سسر کی قدر و عزت اور احترام اپنے والدین کی طرح کرے، قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالی نے اپنے انعامات واحسانات کا ذکر فرماتے ہوئے نسبی رشتہ کے ساتھ سسرالی رشتہ کا ذکر فرمایا ہے، لہذا اگر اپنی مرضی اور خوش دلی سے ان کی خدمت کرے تو بڑی سعادت کی بات ہے، اور باعث اجر وثواب ہے، یہی اچھی مسلمان عورت کی علامت ہے۔

Scanned by CamScanner

مشكاة المصابيح – (3 / 67)

وعن عائشة قالت : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : " الرحم معلقة بالعرش تقول : من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله " . متفق عليه

سنن الترمذي – (4 / 322)

حدثنا أبو بكر محمد بن أبان حدثنا يزيد بن هرون عن شريك عن ليث عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويأمر بالمعروف وينه عن المنكر. قال أبو عيسى: هذا حديث غريب وحديث محمد بن إسحق عن عمرو بن شعيب حديث حسن صحيح وقد روي عن عبد الله بن عمرو من غير هذا الوجه أيضا

(۶)---آپ کے بیٹے کو شادی کے موقع پر اگر اس کے سسر نے مالک بنا کر بطور تحفہ (گفٹ) یہ موٹر سائیکل دی تھی، تو وہ آپ کے بیٹے کی ملکیت ہے، لہذا سسر اس کو واپس نہیں لے سکتا۔

صحيح البخاري–نسخة طوق النجاة (ص: 366)

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال النبي ﷺ العائد في هبته كالعائد في قيئه

الفتاوى الهندية (4/ 385)

الهبة أنواع، هبة لذي رحم محرم وهبة لأجنبي أو لذي رحم ليس بمحرم أو لمحرم ليس بذي رحم وفي جميع ذلك للواهب حق الرجوع قبل التسليم هكذا في الذخيرة، سواء كان حاضرا أو غائبا أذن له في قبضه أو لم يأذن له، كذا في المبسوط ليس له حق الرجوع بعد التسليم في ذي الرحم المحرم وفيما سوى ذلك له حق الرجوع إلا أن بعد التسليم لا ينفرد الواهب بالرجوع بل يحتاج فيه إلى القضاء أو الرضا أو قبل التسليم ينفرد الواهب..............واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/محرم الحرام/۱۴۳۸ھ
۱۱/اکتوبر/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
بندہ محمد عبدالمنان عفی عنہ
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۹/محرم الحرام/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد عبداللہ
11-1-1438ھ

الجواب صحیح
بندہ ابراہیم عیسیٰ
11-1-1438ھ

دار الافتاء

نائب مفتی

Scanned by CamScanner